

پریس ریلیز

## مکمل لاک ڈاؤن یا سمارٹ-وفاتی اور سندھ حکومت صرف کورونا وائرس پر سیاست کر رہی ہیں، عوام کی صحت کی حفاظت یا معاشی ضروریات پورا کرنے کی ذمہ داری کوئی بھی نہیں اٹھا رہا

30 جولائی کو کراچی میں وزیر اعلیٰ سندھ نے اچانک 9 دنوں کیلئے لاک ڈاؤن کا اعلان کر دیا اور دعویٰ کیا کہ اس کا مقصد کورونا کے ڈیلٹا وائرس کے پھیلاؤ کو کنٹرول کرنا ہے۔ اس لاک ڈاؤن میں ڈبل سواری پر پابندی سے لے کر تمام مارکیٹوں، کاروباروں کو بند کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ سبزی، بیکری اور کریبانہ کے اوقات کو بھی محدود کر دیا گیا ہے اور عوام کے باہر نکلنے پر بھی بڑی حد تک پابندی عائد کر دی گئی ہے اور یوں لاکھوں روز کے دیہاڑی داروں کو روزگار سے محروم کر دیا گیا ہے اور دسیوں لاکھ کے بے روزگاروں کی فوج ظفر موج میں مزید لاکھوں افراد کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ یہ لاک ڈاؤن ان 20 سے 30 فیصد پاکستانیوں کی تعداد میں بھی لاکھوں مزید افراد کا اضافہ کرے گا جو خوراک کی قلت کا شکار ہیں۔ اگرچہ شدید عوامی وباؤ کے بعد ان پابندیوں میں بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں لیکن جمہوریت میں ان لاک ڈاؤنوں کی سیٹھ چڑھنے والے لاکھوں افراد کی مشکلات کا کوئی حساب و کتاب نہیں رکھا جاتا جو غربت و افلاس اور خوراک کی قلت کے باعث زندگی یا زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہو گئے ہیں۔

دوسری جانب وفاقی حکومت نے اس لاک ڈاؤن پر ایسا رد عمل دیا جیسا کہ وہ کورونا وبا کے اثرات کو بہترین طریقے سے ڈیل کر رہی ہے اور باقی ملک میں دودھ اور شہد کی ندیاں بہ رہی ہیں۔ یہ وفاقی حکومت ہی نہیں تھی جس نے کورونا ویکسین درآمد کرنے میں بے پناہ تاخیر کی، جس کے باعث تیسری لہر پورے ملک میں پھیل گئی؟ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا حکومت کی ذمہ داری صرف کورونا کے پھیلاؤ کو روکنا ہے یا عوام کو بھوک، افلاس اور غربت سے بچانا بھی ان کی ذمہ داری ہے، یا یہ حکمران اس سے نا آشنا ہیں؟ ہم پوچھتے ہیں کہ اس وائرس کے سامنے آنے کے ڈیڑھ سال گزرنے کے باوجود یہ حکمران ہر دن کتنے لاکھ کورونا ٹیسٹ کرنے کے اہل ہیں، تاکہ بیمار کو صحت مند سے الگ کیا جاسکے؟ یہ عوام کو بتائیں کہ وبا کی تین لہریں آنے کے بعد بھی کورونا کے کتنے ہزار مریضوں کا علاج کرنے اور وینٹی لیٹرز کی سہولت مہیا کرنے کی صلاحیت حاصل کی گئی ہے، تاکہ روزمرہ زندگی کو بند کئے بغیر اس وبا کا سامنا کیا جاسکے؟ تو اپنی انتظامی اور حکومتی نااہلی کو یہ کب تک مکمل اور سمارٹ لاک ڈاؤن کے پیچھے چھپانے کی کوشش کریں گے؟ آج بھی لوگ ہزاروں کی تعداد میں ویکسین لگانے کیلئے کسی حفاظتی اقدامات کے بغیر قطاروں میں خوار ہو رہے ہیں اور حکمرانوں کی کرپٹ انتظامیہ کو مکمل یا سمارٹ لاک ڈاؤن کے اثرات سے بچنے کیلئے ہتھ دے کر کاروبار کھولنے یا ٹرانسپورٹ چلانے پر مجبور ہیں!

ان حکمرانوں کو عوام کی کوئی پروا نہیں۔ انھیں صرف اگلے الیکشن کیلئے سیاست کرنے سے غرض ہے۔ اسلام کے احکامات و بائبل صورت حال کا مکمل حل پیش کرتے ہیں۔ لیکن ان حکمرانوں نے ان احکامات سے غفلت بھرتی جس کے باعث باہر سے آنے والے وائرس سے متاثرہ افراد کو پورے ملک میں پھیلنے دیا گیا جس سے یہ وبا ایک سنگین شکل اختیار کر گئی۔ اور بعد میں بھی اسلام سے رہنمائی لینے کے بجائے مغربی اقوام کی نقالی کی گئی اور لاک ڈاؤن لگا دیا گیا۔ حالانکہ اگر حکمران اسلام سے رہنمائی لیتے تو وسیع پیمانے پر ٹیسٹنگ کے ذریعے صرف اس مریض کے گھر یا محلے کو دیگر افراد سے الگ کرتے اور باقی کاروبار زندگی کو جاری و ساری رکھتے۔ بے شک یہ مرکز میں پی ٹی آئی کی حکومت ہو یا صوبے میں پی پی پی کی، جمہوریت اللہ کے قوانین کے بجائے غیر اللہ کے قوانین سے حکومت کرتی ہے جس کی مثال رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں بیان فرمائی: **وَمَثَلُ الَّذِي يُعِينُ قَوْمَهُ عَلَىٰ غَيْرِ الْحَقِّ كَمَثَلِ بَعِيرٍ رُدِّيَ فِي بئرٍ فَهُوَ يَنْزِعُ مِنْهَا بِدَنَبِهِ،** "اس شخص کی مثال جو اپنے لوگوں کی مدد حق (اسلام) کے بجائے کسی اور راستے سے کرے، اس مردہ اونٹ کی سی ہے جو کنویں میں گر جائے اور اسے اس کی دم سے پکڑ کر باہر کھینچا جا رہا ہو۔" (مسند احمد)۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اس آزمائش نے ایک بار پھر جمہوریت کی ناکامی کو دنیا بھر میں عیاں کر دیا ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ خلافت کے ذریعے دنیا اسلام کی روشنی سے منور ہو اور اسلام کے قوانین کے نفاذ کے ذریعے لوگوں کی بنیادی ضروریات اور صحت کے تحفظ کی ضمانت دی جائے۔

ولایہ پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس